رجسٹرڈ نمبر اے ۳۸۳



توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تہذیب مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور گریہ بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نظر نہ کیجیے۔ نہ حجم کی کمی پر تیوریاں چڑھائیے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت، مادے کی اصلیت، [illegible] چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریداری کیجیے اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہفتہ کے اندر [illegible] روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ماشاءاللہ سلامت۔ بہرحال ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان سنت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ پانچ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ [illegible] نہیں تو قدری کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلوانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کہاں گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے بعد بھی پانچ چار شکایت نامے مینیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دروازے پر نیازمند مینیجر خود نہیں پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے لیکن اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا ادھر سے تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جنہیں خریداری منظور ہو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی رسائی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات یا مضامین کے تحت میں مینیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے [illegible]

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک کی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی جانب پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۴۸

مضامین

۲۳ دسمبر ۱۹۲۹ء

مشفق آرا بیگم اور بوا نصیبن کا نیا خط

(بخدمت جناب مرزا ہادی رسوا صاحب ایم اے مترجم تاریخ ادب اردو)

مرزا صاحب۔ بندگی عرض ہے۔

بھلا ہم دونوں کو کیا خبر کہ ہماری ایسی ہیں آپ کی رائے کیا ہے۔ وہ تو کہیے کہ اتفاق سے ایک جگہ آپ کی کتاب تاریخ ادب اردو دیکھی۔ جہاں انشاء اللہ کا باب قریب ہی ہے۔ اصل مصنف صاحب تو خیر وہ کی اصلیت سے کچھ یوں ہی سے واقف معلوم ہوتے ہیں۔ اور ہم سچ کہیں ان بیچارے کی نظر بھی کہاں نہیں ہو سکتی ہے کہ ریختیوں اور نظم و نثر لکھنے والے ان کی نگاہ سے بچ گئے جن کا نام بھی انھوں نے نہیں لیا حالانکہ دنیا انھیں خوب جانتی ہے مگر آپ کے حاشیوں نے کئی مقاموں پر مصنف صاحب کی کمر تھامی اور وہ پھسلنے کے بعد سنبھل گئے۔

حکیم ممتاز حسین صاحب: ڈپٹی اور اردو پنچ کی تعریفوں میں جو کچھ آپ نے تحریر کیا اس کا شکریہ انھیں ادا کرنا چاہیے وہ آپ کے نیاز مند آپ اُن کے مشفق ۔ اپنے دہی کو کھٹا کون کہتا ہے۔

ہاں ہم دونوں کو آپ سے گلہ ہے کہ آپ ریختی گو مردوں سے بھی کر رتبہ سمجھتے ہیں اور جب ہم انھیں عقل کی باتیں سکھاتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ یہ ساحت میں چاہتے ہیں بوا نصیبن یا انکی سہیلی مشفق آرا بیگم رہا سے نظافت کی پلی اُن کی طرح اُن کر کے دھیلی ہیں۔

آپ بھی پرانے زمانے کے ہندوستانی مردوں کے عورتوں کا بیچ میں چپ سے بول اٹھنا ضرور آپ کو گوارا نہ ہوتا ہوگا۔ پھر ضرور کے مسلمان بھی ہیں جن کی شریعت نے ہماری جنس کو ناقص العقل ہونے کا فتویٰ

دیا ہے۔ اس پر کہتے ہیں ہماری عقل بھی گھروں سے نکل کر خدا کی عنایت سے آج کل ہماری جنس میں بہتیری پڑھی لکھی دست نگر عورتیں موجود ہیں جو بڑے بڑے خیموں بڑے بڑے جلسوں اور ملکوں کو چلاتی ہیں اور صاحبوں کے کان کاٹتی ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ سیاسی لیڈروں اعمالوں کے دماغ میں تنافس گھس گیا تو ہم انھیں سبق پڑھاتے اور ان کا مکر انھیں جتاتے ہیں۔ دنیا ہماری باتوں کی کچھ ہمیں حکمت منطق اور عقل بھری ہوتی ہے ان بیوقوفوں سے کہتی ہے کہ واہ بیوقوفو تمہاری عقل ہی کیا ہم تو بوا نصیبن اور مشفق آرا بیگم کے برابر بھی تمیز نہیں رکھتے ہو۔ مشفق بیگم اور بوا نصیبن کی تو ساتھ گھر کی مرغی دال برابر ہے کہ دیکھیے تو مسز بسنٹ۔ اسٹرالوجی۔ ریڈنگ۔ جیلم بیچارے او ریجنسی فورڈ۔ الاندین۔ ماکنیگر باورچی مجمع اور رپ ریپ بیگم اللہ سے بچیے کہ انھوں نے سیکڑوں مرتبہ حاجیوں کے اظہار اور شاگردی کے اقرار میں کان پکڑے ہیں۔

سب کان پکڑتے ہیں اُستاد اے کہتے ہیں

ابھی کل کا ذکر ہے بیاں سائمن جو سیاسی کمیشن کے صدر بن کے ہندوستان تشریف لائے تھے پہ کہتے ہوئے واپس گئے کہ اس کمیشن کے ممبروں میں کوئی بوا نصیبن اور مشفق آرا بیگم کی سمجھ دار بیگم بیٹھنے والا نہیں۔ سچ ہے۔ وہ ان کی قدردانی ہے ایسے دو ہوتے تو ہندوستانیوں کو نمبر لگا کر گزر جاتے

آپ کا یہ فرمانا کہ:۔

"ہمیں یہی نہیں معلوم کہ انشاء اللہ خاں نے کیا کوئی مردانہ شباب نہیں ہے؟ کیا فارسی کی طرف سے وہاں ان کی ریختی دانی کو ہم یہ کہہ کے اس ستائش کا اسرار کے گوہر ثابت انتہا میں کیا اضافہ ہوا"

ہم دونوں کو ناگوار ہوا۔ آپ جیسی شناس اور حق سچ ہیں ہم کبھی دار نہیں رہے کہ بڑے بڑے مسئلہ فلسفہ حکمت اور سیاست کے زنانی بول چال ہیں ہم دونوں نے سمجھا کے رکھ دیے بلکہ اونا اللہ اور اُستاد رہے ہیں۔ بھلا مرد کو مرد ستایا ہے (ہ جوڑے) ہم تو لطف ہی کیا

پھر زبر بھی کون ہو بڑھاپے میں بھی تعلیم کے قابل ہیں بزرگ بیچارہ ان تھیں یا تاؤں کے سپرد کر دی گئی تھوڑے دنوں اور گھر میں رہیں اس کے باہر تعلیم تو کہیے ہماری ۲ ہم دیکھیں وہ کہیں کہ کون پھو پڑا تاؤں کی تعلیم ہے؟ جو پہ بچہ گھر کے گھر ہوتا ہے۔

مرزا صاحب آپ یقین کیجیے کہ کوئی مرد ایسا نہیں جس نے ہوائی کا سبق ماں کے آنچل تلے دیکھا ہو سچ ہے سکی اماں کا ذکر نہیں جو خود پھوہڑ کی طرح جلتی ہیں اور اپنے بچوں کو بھی عمر بھر پھوہڑ جان بنائے رکھتی ہیں۔ مصلحت پر کہ بچپن تک رہ رہیں کے ہاتھ کے کڑا انگلیاں اٹھتے تو کچھ ہوا سا جاتے ہیں اپنی اماں کے لاڈلے ؟

آپ تعجب کرتے ہیں کہ اس سے ظرافت انداز میں کیا اضافہ ہوا۔ اے کیا یہ کم ہے کہ مرد لوگ فلاں مشہور شخص نے ایسی حماقت کی بات کی جیسے عورتیں بھی ہنستی ہیں۔ عرب جب کسی بیوقوفی کی بات کی جو کرتے ہیں تو کہتے ہیں:۔

(هذا مما يضحك به الثكلى)

وہ بات ایسی ہے جس پر زن پسر مردہ کو بھی ہنسی آ جائے اور وہ رونے تھیں نکل آتے تھا

عرب میں یہ کا دستور تھا کہ جب کوئی فوج گرگٹ کھا کے بھاگنے پر آمادہ ہوتی تو سردار فوج کا عورتوں سے کہتا تم ان بے غیرتوں کو غیرت دلاؤ۔

ہندوستان میں عادت ہے پاؤں کی جوتی مگر پاؤں کی جوتی کوئی بیکار چیز نہیں یہی کام بہت کچھ پاؤں آبلے پھانے سے محفوظ رہتا ہے۔

آپ کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اردو پنچ میں مضمون عورتوں کی طرف سے لکھے جاتے ہیں یعنی مشرع رنگیلوں والی عورتیں ہیں۔ ان سے بچیے کہیں ہم کہتا ہیں یہ درد پیاری پیاری ٹھنڈری گھری ٹھسکی زنانی زبان میں مضمون لکھنا اور خواہ مخواہ کے مردوں کو ڈانٹ تعلیم پر تنبیہ کرنا فائدہ سے خالی ہے؟ مدرسوں کی پڑھنے والی لڑکیاں اپنی زبان غارت کر رہی ہیں وہ لڑکی بولی ہو گئی ہے کہ مرد بھی اُس شن کے لغت کی آڑ میں اُٹھتے لگتے ہیں۔ ہماری پرانی بول چال سب رہی ہے اگر کوئی مرد اس زبان کا پاک رکھ سکتا

کوشش کرتا ہے تو کیا برا کرتا ہے۔ یہ اعتراض تو
آپ ہر ایک ادبی پرچہ پر کر سکتے ہیں جس میں لکھنؤ
رفیق صاحب، مسز حشمت علی صاحب، بیگم اویس رفیق،
نوشابہ خاتون، شہزادی بیگم، وقار النساء بیگم صاحبہ
بی اے کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ آپ نے ان سے
بھی پوچھا ہوتا کہ آپ نے کیا قسمیں کھا رکھی ہیں کہ
مردوں میں بیٹھ کر ان پرچوں میں چھپنے والوں کے
مضمون پڑھیں۔ پھر وہ مضمون کیا کیسے

حاصل نہیں کر سکتیں۔

آخر ہماری زبان میں کیا کمی ہے جو یہ اپنا آپ
ریختہ کی جگہ جو دو چیز کہ کے اسے لکھاتے ہیں اور
اور ان میں بھی اچھے اچھے الفاظ ہیں کیا ان کے بھی نہیں
عورتیں اپنے خاص الفاظ بھی جو کے استعمال کرتی ہیں
ایک بیں جانو میں ہو کہ آگے گھر میں بیگم اٹی
آئی ہو تو اچھے سے کہ ان کے پاس گئے تو
فرمانے لگیں کہ ہی تشریف ہے مہذب صاحبہ تو

ایسی فرماتی ہیں ہ اصبحت تنشرت الورد و تشقن
علی الحلیبا۔ پھر ان کا جواب دیا ہے جواب کو بھی
بی بی اس وقت تک سمجھ لیا کہ آپ کا مطلب کیا ہے
جب تک انہوں نے ہی خاص زبان اختیار نہیں کی
یعنی نظم ہی کی قسم ہو تو نثر کی قسم نہیں۔
بہرحال مسلمان کے اعتبار سے ہی اعتراض ان
مضامین پر بھی وارد ہوتا ہے جو عورتوں کے نام
معانی بول چال میں لکھے جاتے ہیں زیادہ خطا کار

جس ہندوستانی زبان کا پہلا ۲
بھی نہیں پہچانا۔ اردو اپنی جگہ
پھولے پھلے ہیں۔ یہ
الفاظ کی صحت پر لکھی ہے۔
مفید بات عورتوں کی زبان
سے بیگمات اور مردوں کی زبان سے
ملک کے لیے بہتر ہے۔ ہماری
زبان میں بھی باریک و رنگین
حکیمانہ مضمون کے ادا کرنے کی
قوت اتنی ہی ہے جتنی کہ دوسری
زبان میں۔ پھر آپ کا یہ خیال کہ
اسلامی سے معلوم جو اس میں
اس دور کو بھی پہنچا کیسی
عورتیں پیدا ہو گئی ہیں جو سیاسی
اور علمی مسائل میں کوئی صائب
رائے رکھتی ہیں۔ اسکا اظہار کر سکتی ہیں
پھر اس قسم کا الزام مناسب ہے
یعنی اعتراض کا الزام عائد کرنے میں
وارد ہو

رہی ہیں جو عورتوں کا نام
لے کے ان کی زبان بگاڑتے
ہیں۔
باقی سب طرح خیریت ہے
والی بچوں کو ہماری طرف سے
دعا کہہ دیجیے گا فقط
راقم
بوا نصیبن شفیق آرا بیگم

التماس و اطلاع

یہ سال کا آخری نمبر ہے
جو بچے اس سال کے ہم پر
قرض ہیں وہ آئندہ سال خریداران
سے ادا ہو جائے گا جو وہ
سال کے بعد پہلا اتفاق ہے
کہ اتنے پرچے ناغہ ہوئے مگر
سوائے ایک کے دن نہیں رہے
جو لوگ اس سے وصول ہو گئے



۵۶ فیصدی کا مطالبہ

تو اور بھی تماشہ ہے۔ عورتیں اب کانگریس کے
اجلاس میں بھی شریک ہوتی ہیں۔ انھوں نے اپنی
انجمنیں بنائی ہیں۔ آسمبلی میں ریزولیشن پاس کرتی ہیں
کونسل میں جاتی ہیں۔ ووٹ کے لیے چندہ مانگنے اور کھانا
کھانے کو آزاد ہیں۔ انگلستان جاتی ہیں، وہاں سے
فیشن سیکھ کے آتی ہیں تو تشکر کرتی ہیں۔ رسالے نکالتی
ہیں۔ ان پر آپ نے کیوں تعجب نہ کیا۔ کیا پردہ
میں بیٹھنے والیاں اتنا کہ کان میں بھی حسب نکلے بیگم

بیاں کیکڑ دی ہے یا عدوا۔
ان کی بی بی شیخ اصلی بیگم نے جب مرکبا کرنا
صاحب کی پہلی خوب والی کی سمجھ میں آتی کہ آپ
جا رہے اتنا پیچ کے کی باتیں خوب سمجھتی ہیں تو اپنا
مطلب سمجھا یا کہ اس کی چھیاں کر کے بھیجی ہے
بگڑن گئے۔

مولانا اپنی بی بی کا شعر پڑھ کے فرماتے ہیں:
مقصد امنت المتقی الا تخمس و تلقن بیلا لیوی

العقیر چاہیں رہنا چاہیے کہ کاغذ کی قیمت سے کمی ہوتی سال ہی
ہے اور آیا اور ما ہی صاحب ہو گئی لگتی کہ کوشاں ہیں
تو مل ہوشیار ہو ہماری وصولی کا ساتھ ہو۔
جو لوگ ڈاک کی شکایت کرتے ہیں آئندہ اس کی کوئی پیشی
تو اطلاع دیں جو نمبر ہو نہ ملیں رجسٹری ہو جائے گی اگر
جواب دفتر کی طرف سے وصول نہ ہو تو سمجھیں کہ پرچہ
دفتر میں نہیں ہے۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

رباعیات

تہذیب نو کی کرشمہ سازیاں

(از سعد گیلانی کاظمی)

پہلے سے کو بنا کے آج عصمت کی کلی!
پہلے پوکٹ کر کے وہ لیڈی نکلی
کہتی ہے کہ پردہ تھا سلف کی بدعت
اس رسم کو میں ہوں توڑنے والی

گردن میں جھکاؤ ابھی ہے استانی بھی
فیشن بھی ہے یا تھوڑی سی کج ادائی بھی
جب سے ہوئی میں بیگم صاحب
پوشش سے میری جھوم رہی سراپائی بھی

اس چاہ سے پیارے مجھے اک سوٹ نیا!
اور پاؤں میں بوٹ کا بھی اک جوڑا نیا
آغوش میں غیروں کی نہ جاؤں گی کبھی
سکھلا دو اگر تم کو بھی اک جوڑ نیا

ہیں سب بھی گئے ... لندن بھی ہوئے
انجم کی طرح قوم میں روشن بھی ہوئے
حیرت نہیں اگر علم مہذب کی طفیل
اللہ سے اور دین سے دشمن بھی ہوئے

بیکار جواں پھرتے ہیں ہر سال مدام
فقدان ملازمت نہیں ان سے کلام
تہذیب جدید پر سکھاتی ہے یہی
بیکاری سے بہتر ہے رہے زن کا غلام

اسلاف کر گئے تھے کہ ہیں دین کے غلام
کرتے ہیں نفس کی پوجا ہیں ہوس کے غلام
آئی جو صدا اسلاف کی قبروں سے آج
وا حسرتا بچے ہیں کہ ہیں زن کے غلام

تمت (نمبر ۱)

واقعی تمت بُری چیز ہے۔ مگر کیا بُری چیز ہے جب نہیں کی ماننے جب یک شاعر باوجود ضعیف عمر کی فلاں میں گھستا ہے اور گردش تمنا کا رنگ و رفتار پروردگار کا سا ہی اور شرکت در نظر آتا ہے تو صحیح درست حافظہ بھول کے گم ہو جاتے ہیں۔ دل صنف گھرا کے جھوٹ کہتا ہے۔ اور روانی میں وہ پا ہے فرشتے رکاب کے جلو میں چلتے ہیں۔ قدسی ورکر ولی ان کے وعدے ہیں شعرائی رہتے نکلتے ہیں۔ اور سیکلی ان کی شمشیر کا نام تھا۔ قدرت آگی انتہیر کا نام ہے۔ ہندوستان کی زندگی ہے اور اُن کا غلام ہے۔ انکے قبضے میں دُنیا کا آرام ہے۔ کائنات پر اُن کی سلطنت ہے۔ حرارت پر اُنکو قدرت ہے۔ ماہ اور گیا گرا جنگ مدہانی کا حق ادا کرتا ہے۔ سکندر کی فتوحات تک خاک ہو گئیں مگر جنگ اُن کا غنا بنا۔ آئینہ بردار کی زمین پیدا کرتا ہے۔ نگاہ فکر کی ہے نظر حیرت ہے۔ سارے جہان میں انھیں کی برکت ہے خراب کہ قدرت چلھا کے ذرات پاؤں پڑا تے ہیں۔ بڑا ان اور ان سے قبل گرم کر کے صفائی کی کوشش نہ روی ہے احسان کرتے ہیں اور بہشت میں گھر بناتے ہیں۔ مساس اُن کا اساس انقلاس بے وعا نہیں۔ قیاس اُن کا کلید عقل متفلسفین ہے کھیل کے خرلیت کی آبرو بڑھاتے ہیں۔ مال غیر پر تصرف فرما کے عدالت کی شان دکھاتے ہیں کیوں حضرت کیا یہ تمت نہیں ہے۔ اگر اس تمت چلے سے اور کوئی نہ نہیں جانتا۔ ایسی تعریف اور مدح کی آڑ میں کسی کو آدمی سے شیر بنائیے اور خرستا الطرفات کی فہرست سے نکال کے عجائب المخلوقات اور عجائب کے ذیل میں نام درج کر دیجیے تو کوئی پوچھے انھیں کہ

وجہہ کلہ قمر وجسم کلہ احسن

(چہرہ بہرتن چاند ہے اور ڈیل سب کا سب خیر) کہنے پر مستحق جھوٹ لگتا ہے۔ آزادوں کے منہ کھول دیتا ہے۔ مزا تو جب آتا ہے جب ایک شاعر دوسرے شاعر کی مدح کرتا ہے۔ اور اس سے بھی لطیف تر واقعہ یہ ہے کہ خود شاعر صاحب اپنی ذات فصاحت سمات کو

بھی کمالات فرض کر لیتے ہیں یعنی اپنے نفس کو شاعری کی تمت دے کے مدح کہنے لگتے ہیں۔

واہ وا کیا بات ہے میرے ذہن رسا اور طبع نقاد کی اسے میں میں واشرمیں نے مشاعرے میں ہر شعر کے شعر سے اپنی تعریف کروائی؟

ہمارے ایک دوست نے دکن سے ایک شاعر صاحب کی غزل اس توصیف کے ساتھ بھیجی ہے کہ حضرت اپنے شاعر آپ ہیں۔ حقیقت ہے کہ شاعری کی تمت کسی دوسرے نے آپ پر نہیں لگائی کلام کا نمونہ ہے

آرزو اُن کو ہے خدائی کی
مجھ کو ہے اُن سے آشنائی کی

دیکھیے مطلع ہی تمت آلود ہے۔ معشوق صاحب اپنی ذات کو خدائی سے متہم کرتے ہیں اور عاشق یا شاعر صاحب اپنے نفس کو آشنائی سے۔ آشنائی ایسی چیز ہے جس کا اثر فاعل اور مفعول دونوں کی ذات پر قائم ہوتا ہے۔ تو خدائی کی تمت بازی

حسب آرڈر ... عدالت ... جلالی

نوٹس

عدالت جناب سید حسن ... صاحب بہادر منصف ... سلطانپور

اجراء ڈگری نمبری مقدمہ ... سنہ ۱۹۳۲ء

رام ... سنگھ ولد ... سنگھ ... سکنہ ... پرگنہ ... تحصیل ... ضلع سلطانپور

بنام

رام ... سنگھ

رام ... سنگھ ولد ... سنگھ ساکن ... پرگنہ ... تحصیل ... ضلع سلطانپور

بنام ... ڈگری ... درخواست اس عدالت میں گزرانی ہے کہ ... ذیل بذریعہ نیلام ... وصول کرا دیا جائے۔ لہٰذا ... کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ... بتاریخ ... اس عدالت میں حاضر ہو کر وجہ ... کی بیان کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو ... سماعت کی جائے گی اور جو کچھ عذر حاضر ہو کر بیان کرو گے ... نیلام ... لکھو۔

تاریخ ۲۳ ماہ دسمبر ... مہری و دستخطی اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ...

مہر عدالت

وقت ... بجے سے ... بجے تک

سچ ہے خدا بھی بے وفائی کی تہمت۔ وہ آشنا ہو جدائی کی دوری ناحق بے وفائی آشنائی کو ادا کیے کا لہذا تہمت ہی تہمت باقی رہی پھر بھی شاعر صاحب خوش ہیں اور کہتے ہیں اس پایہ کی غزل آج دُنیا میں کوئی نہیں کر سکتا۔ فرماتے ہیں ۔

ایک عالم سے کی وفا تو نے
ایک ہم سے ہی بے وفائی کی

بے وفائی کی تہمت صحیح ہے یا بے وفائی کی۔ خدا جانے وفا کا مستحق عالم تھا یا شاعر۔ اگر شاعر تھا اور عالم نہ تھا تو پھر عالم کے حق میں بے وفائی کرنے کی تہمت اسکے سر منڈھی گئی اور اگر شاعر مستحق وفا نہ تھا تو بھی بے انصافی کا الزام جو کہ خود اس کے کلام سے ثابت ہوتا ہے استاد پر ناحق تہمت ہے۔

ایک ہم سے ہی کی فصاحت بھی تہمت ہے خدا اس سے محفوظ رکھے۔ دوسرا شعر ہے ۔

تم بلایا مگر نہیں آیا
بے حیائی کی لب کشائی کی

دیکھیے یہ بھی تہمت ہے ولسے ہو صورت دیکھا کہ بھی آج تک نہیں کہ کون بلا رہا ہے کون ہے؟ لب کھولنے والا یا لب کشائی کرنے والا کون ہے؟ کون نہیں آیا؟ میں نے بلایا وہ نہیں آیا۔ میں نے بے حیائی کی جو ہونٹ کھولے یعنی اپنی بات منہ سے کہی۔ یہ مطلب شعر سے واضح نہیں ہوتا۔ اگر کہا جائے کہ شاعر صاحب حال کی زبان سے شعر کہتے ہیں دلی کیفیت کے عکس آور وہ نہیں بولتے تو واللہ تہمت ہے۔ یا جو کوئی کسی کو بلانا بے حیائی میں داخل ہے وہ اپنی ذات پر صاحب عقل ہونے کی تہمت رکھتا ہے کیا معنی کہ بلانے والا بے حیا نہیں ہے وقت ہے جس نے تمہیں بلایا اس کو تہمت لگانے کی فکر کی۔ ممکن ہے کہ شاعر نے بے حیائی کا مرتکب معشوق کو گردانا ہو یعنی میں نے بلایا تھا وہ مردود نہیں آیا اور لگا بے حیائی اور بے ہودہ گفتگو کرنے۔ ایسی صورت میں لب کشائی کی جگہ شستہ زبان کی ضرورت ہے۔

تیسرا شعر ہے ۔

بات میں تم خفا جو ہوتے ہو یہ غیرت میں نے کیا برائی کی بات میں خفا ہو بلا وجہ پر تہمت ہے۔ بات پر کئی تو تہمت ہے سننا ہے۔ بات ابھی کہی بھی نہیں ہے اور بڑی بھی بُری بات کہنے والا کبھی اپنے نفس کو الزام نہیں دیتا بلکہ اپنے آپ کو معصوم سمجھتا ہے کہ میں نے برائی کی۔ بات کی تفصیل وضاحت کی محتاج ہے کبھی اور بُری ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا لہذا اگر کوئی کہے کہ یہ شعر اچھا ہے تو اُسنے شعر پر تہمت لگائی۔

چوتھا شعر یہ ہے ۔

زلف پر پیچ میں پھنسا ہے دل
نہیں اُمید اب رہائی کی

دل کمبخت اگر عقل کے راستے پر چلتا تو کبھی پھنس جاتا ہے اگر باہر عقل کے پھنسیگا تو پہلے جنگلوں کے بالوں کے سر پر الجھے گا پھر زلف تک پہونچے گا۔ شاعر کے مذاق جوہر کا زلف میں پھنسنا ذرا کم دیکھئے اور پھنسا بھی تو کسی بال کو کیا؟ جسم کے شست اور لنگر ڈالے بیٹھے نہیں رہائی کی امید نہ ہونا بھی تہمت ہے۔ اور دل کا زلف میں پھنسنا بھی۔

پانچواں شعر ہے ۔

پھر نہ دنیا کی کوئی چیز لیتے
تم نے ہم سے کہ آشنائی کی

شعر پر کامل اطلاق ہونے کا اقدام ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ جس سے تم نے آشنائی کی پھر اُس نے دنیا کی کوئی چیز نہ لی۔ اس طرح الفاظ کی تحقیق اور معنی کی تکمیل ایک ظریف شاعر نے خوب کی ہے فرماتے ہیں ۔

ہم ان سے مانگ دل اپنی جب اظہار بیٹھے ہیں
بگڑ بیٹھے ہیں وہ بیٹھے ہیں انکار بیٹھے ہیں

بہرکیف دونوں قافیوں کے بعد محذوف ہے اور معنی میں کوئی نقص نہیں آیا۔ گو یہ بات ادب غزل میں بہت رائج ہے۔ اس شعر میں محذوفات پچاس فی صدی سے زیادہ ہیں۔ اور یہاں پر بناء تہمت لگا دی۔

مقطع حاضر ہے ۔

کیوں نہ قائل ہو ہم ..... خدا
دیکھ بنگ آزمائی کی

خدا ہونے کا سبب اگر یہ ہے کہ گردن پر خنجر کار گرا دیر تک کارگر نہ ہوا اور شاعر صاحب نے شکیل ہونے کا سوال ہی کچھ ٹھیک ہو پر بولی میں تیزی کی تہمت ہے اور قاتل کی شکل کا انسان ہونا تہمت۔ خلیہ بشر انسانی جلد ہونے کا اطلاق بھی تہمت۔ خدا اگر خدا ہونے کا یہ سبب ہو کہ حضرت قاتل غیر حکیم تجربہ کار فرما کے شاعر صاحب کو خدا تسلیم کرتے خدا گنج بخش دربار یا اب وہ چند قدم سے آگے ہیں کہ شاعر صاحب چند دن کی رفتار ہونے کی تہمت ہے آخر رفتار کرتی ہے۔ شاعر صاحب اپنی ذات کو غالب مرحوم کا ہم پلہ قرار دیتے ہیں خدا کرے یہ ان بیچارہ پر تہمت نہ ہو۔ اے ہل دل کے یہ تہمت لینا ہے تو تہمت اہل زمانہ مگر پھر بھی بڑی بات ہے۔

تہمت نمبر (۲)

حسد تہمت آزادی مرو مہ گیہ ہست
نیم ہوا و ہیبت کی یہ تہمت آں بہم ہست

آخر و تہمت انتساب غیر صحیح جس طرح شاعروں کا ہوتا ہے کہ مشغلہ اور معین کی جیری دال کا سبب ہے اسی طرح پولیٹیکل کھلاڑیوں کی رنگ رلیاں بھی حرکت کا موجب دیکھی گئی ہیں۔ ہمارے لیڈروں پر تہمت لگاتے تھے کہ وہ ہیں خواہ ہندو ہیں اور ہندوستان کی پالیٹکس انگلستان کی بہتان جو رہ سکا کا دورہ بھی کہ اہل ہند کی خواہش کے مطابق ہوں۔ عملی کی ترجمہ "فارن کالونیل" ذہنی اہل ہند کی خواہش کے موافق ادا کر کے یعنی مسٹر بوٹس میکڈانلڈ یا مسٹر بلڈون بھی جن پر آزاد خیال ہونے کا سر منڈ ہونے کی وجہ سے ستم زدوں کی ہمدردی کی تہمت رکھی گئی تھی۔

اس تہمتستان میں تہمت کی ہر جگہ علداری ہے۔ تہمت کا گرم دھندہ جاری ہے۔ مثلاً مہاتما گاندھی پر پالیٹیشن ہونے کی تہمت۔ جواہر لال نہرو پر انارکیل ہونے کی تہمت۔ مالوی جی پر مہاتمائی ہونے کی تہمت مسٹر محمد علی پر صاحب عقل ہونے کی تہمت۔ آزادی کے متوالے لیڈروں پر کانگریس والے ہونے کی تہمت یہی ورلڈ پیپر پر اگر یہی حسب اور تعصب پر تہمت اہل ہند پر حب وطن ہونے کی تہمت۔ مسلم لیگ کے دعوے کرنے والوں پر مستقبل اور بیان کی تہمت۔



ریگستان نفاق میں کامل آزادی کی تلاش

منزل ابھی پہونچی نہیں تھکنے لگیں — صحرا میں آئے تو خاک بیزار
افسوس آخر الفتان ہم خیزاں — نہ شمع ہے نہ دماغ تو ہے دل
صحرا ہے صحرا منزل ہے نہ منزل
چل مری موٹر دھک دھک دھک دھک دھک دھک دھک دھک


ز غارت چمنت بر بہار منت ہاست
کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
کارخانہ صغیر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطر میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

سو نظمی ہو اسلام ہو قطار ... کی قسمت سے بھی
انہار ... ہو ... کی قسمت ... [illegible]
کی قسمت ... کی قسمت۔ ... [illegible]
... وال کی قسمت۔

ایسی حالت میں ہماری قومی مجلس ... [illegible]
کے ... کہ اب انگریزی حکومت کو ... کا
... ہو جائے گا۔ ... اہل وطن کے ... [illegible]
... کہیں ... حکومت
سے ... ہو ... قسمت ... [illegible]
... آنکھوں ... پسند نہیں۔ پھر سوال ... نہیں
انہوں کا ... پسند ہے؟ ان سے محبت کرنے ...
ان پر ... کرتے ان پر ... [illegible]
... قوم پر ... ہوتی
تو ہم اس ... قسمت ہی کیوں قرار دیجئے
غیروں کی صحبت سے نفرت اپنوں کی ترقی ...

... [illegible]

... مسلمانوں ... لوگوں سے ...
... کی حمایت ترک کرنے کی خواہش ...
... [illegible]
... جس کو ... ہو ... نہیں ...
اور غیروں کے ... قانون سے فائدہ ...
... خطاب اور انتخاب
غیروں کا ... کے حاصل کرنے ...
... تو ... قسمت
... قسمت ... کونسلوں
کی ... قسمت ہے جو حکومت ... [illegible]
... رکھنے کے ... لگائی ہے
اور جو لوگ قومی انتخاب کے ... میں
داخل ہوتے ہیں وہ بھی نیابت قوم کی قسمت اپنے
... کے داخل ہوتے ہیں ... [illegible]
قومی اشارہ سے یہ لوگ ... کونسل چھوڑ دیتے
... سرکاری ... نہ کریں۔

اب کانگریس نے پھر اس قسمت کا امتحان لینا ...
گیا ہے ... امتحان ... قسمت ہے

اور ... اس ... قسمت ... کامیابی
... قسمت ... کامیابی سے ...
اپنا ... ہو جائے گا اور اہل وطن اسکی ...
میں ... رکھا ... یہ کامیابی نہیں ناکامیابی کی
قسمت ہے۔

سنتے ہیں کہ ... پہلوان ... [illegible]
بات ... اور ... [illegible]
آزادی کا ... اور اس ... میں قسمت
آزادی کا ... جس ... رہنے کی ...
لوگوں ... کے ... کا ...
کرتے ہیں ... آزادی کی قسمت ... [illegible]
... کے ... نے ... تک
جانے کا ... صاحب کے ... [illegible]
کی ... ہیں ... ہندوستانی ... قسمت
آزادی کے نام ... قسمت ... کی
زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے ... [illegible]
... جائے گی ... [illegible]
... قسمت ... [illegible]
... کونسلوں کی ... [illegible]
... ہوگی ... کی ... [illegible]
ہوگی ... شراب ... ہوگی ... زندگی کی ... [illegible]
... آزادی کی قسمت ...
... ہو گئے ... صاحب ... [illegible]
... آور ... [illegible]
قسمت آور سے ... اور قسمت آزادی کا ...
... ہمارے ... [illegible]
... کی ... ہو جائیگے۔ ... [illegible]
علیہ ... اس قسمت بازی میں ایک پہلو یہ بھی
... ہوتا ہے ... [illegible]
قسمت میں ... کے ... پیدا ہو جائیں گے۔
... کب ہوگا؟ خدا جانے قسمت ... [illegible]
مولانا پنچ آپ اپنی کامیابی ... [illegible]
کی قسمت ... سال ... [illegible]
قسمت ... [illegible]
راقم ——— خاکسار ... [illegible]

مولانا پنچ کی نوٹ بک

(جن)

ہمارے کرم فرما جناب ... [illegible]
... کہ انہوں نے اردو میں ایک ... [illegible]
کے نام سے ... اب جو کوئی اسے پڑھے گا
... جاتا ہے

آپ ... [illegible]
اور ... جن ... کے ... [illegible]
مسلمانوں کی آسمانی کتاب میں ... [illegible]
ہیں۔ اگر قرآن میں ... [illegible]
... آدم پر فضیلت ...
کی ... سے کوئی ... تو ... ان سے
... کی اطلاع بھی نہ ہوگی ... معلوم ہوتا کہ
ان کا وجود ... نہیں۔ ... کے صحیح
ہونے کا گمان ... جن کی ... میں ... ہیں۔

... یا شیطان ... [illegible]
... کی ... جس ... خود ...
کا ... حاصل کر لیتے ہیں ... [illegible]
... رات کو ... کے ... [illegible]
کی ... کے ... [illegible]
... صاحب ... [illegible]
... ہو گیا ... [illegible]
کی ... ہے۔ افسوس ... [illegible]
... کو ... [illegible]
... کے ... میں ... [illegible]
... ایک ... [illegible]
... جن کی ... [illegible]
... شاعر شیطان ... ہر شاعر ... ایک
... ایک ... [illegible]
لوگوں نے ... جب ... آیا ... لگا ... [illegible]
... کا نام ... [illegible]
... کیوں میرے سر پر ... جیسے کوئی
آسیب ... میرے پاس ... [illegible]
... [illegible]

شیطانا نا بلکھنؤ نج : قصہ کی تازہ [illegible] شیطان
سنہ کی میں بات چیت کرتا ہوا [illegible] اقتباس [illegible]
موصلی مشہور معلوم ہوتی سنسنی صاحب خاص شیطان لکھنؤ کو
چند ماہ گزرے شیطان نے [illegible] رہ کر تھا [illegible]
علاوہ [illegible] کا [illegible] اور [illegible] ہوا تب معلوم ہوا
کہ [illegible] حضرت تشریف لے گئے [illegible]
طرح [illegible] ان سے بہتر کون ہو سکتا ہے۔

ایک کلا فریب ہے عجب جادو گر [illegible] سودا [illegible]
خواب میں نظر آئے میاں شیطان [illegible] کو [illegible]
چلا ہوا تھا [illegible] بدولت [illegible] پانی [illegible]
داڑھی پکڑ کے ایک طمانچہ مار بیٹھا آنکھ کھلی تو [illegible]
اپنا [illegible] لال سرخ نشان [illegible] ہے اپنے [illegible]
ہے [illegible] رنگ سیکھ کے انعام [illegible]
[illegible] طمانچہ [illegible] پر طبلہ بجا دیا۔

شیطان کی آنکھ سے خدا [illegible] میں رکھے ایک [illegible]
[illegible] کی دیوار [illegible] لگا کے [illegible] دکھایا [illegible]
[illegible] ہے۔

ہمارے [illegible] نام دیکھ کر ہم سمجھے [illegible] کوئی [illegible]
[illegible] کا [illegible] کا [illegible] ہو گی
[illegible] معلوم ہوا کہ [illegible]
[illegible] مخلوق سے مراد نہیں ہے بلکہ انسانی
روحوں کے [illegible] دکھائے ہیں جو کالبد سے نکل کے
[illegible] ہو گئیں کہ بہر حال [illegible]
[illegible] سے [illegible] ہے اور [illegible]
چلی آتی ہیں [illegible] کا مسئلہ ایک فرضی اور
فلسفی مسئلہ ہے [illegible] معلوم ہوا کہ
وجود میں بھی کوئی [illegible] نہیں۔ [illegible]
مرنے کے بعد ارواح بھی [illegible] جاتی ہیں۔

بہر حال جناب [illegible] حضرت [illegible] کو
[illegible] (جو [illegible] سال ہیں) مبارک [illegible]
دلچسپ [illegible] ہے [illegible] اصول [illegible]
ہے وہ [illegible] کے [illegible]
چھپائی اچھی [illegible] ۲۶۲ [illegible] معلوم نہیں۔
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] کی صورت [illegible]

[illegible] سے [illegible] پانی [illegible] عاشقِ [illegible]
[illegible] ہے گا۔

دیارِ چین اور کانگریس

کہتے ہیں کہ ایک چینی [illegible] تصویریں [illegible]
[illegible] ہوتی تیسری [illegible] ہوتی
[illegible] تصویروں کو دیکھ [illegible] سمجھ سکے
ایک حکیم نے انھیں [illegible] دیکھ کے [illegible] سمجھائے کہ [illegible]
[illegible] جو وہ [illegible] کی [illegible] میں رکھتی ہو آنکھیں
[illegible] آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑے ہیں اور [illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible] کی صورت [illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] کے [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] کی امید نہیں۔ [illegible]
[illegible] کے آزاد [illegible] کا [illegible]
[illegible] زندگی کے دن کاٹے۔

معلوم ہوتا ہے کہ جناب [illegible] آپ ان لوگوں میں
تھے جو [illegible] سے [illegible] حالانکہ [illegible]
[illegible] کے [illegible] پیدا ہوئے تھے اور [illegible]
اس [illegible] کر گئی تھی۔ [illegible]
[illegible] خیال سے [illegible] ہماری قوم
[illegible] عالم [illegible] میں پیدا ہو سکتی ہیں ان
میں سے [illegible] معلوم ہیں [illegible]
[illegible] گیا۔ [illegible] سال [illegible]
[illegible] کے بعد [illegible]
[illegible] آزادی
کے [illegible] ہمارے [illegible] جواہر لال
[illegible] بات کرتا [illegible] کی کیوں [illegible]
[illegible] ہونے کے بعد [illegible]
[illegible] کوئی دیکھے یا
نہ دیکھے۔ [illegible] آزادی
[illegible] کہیں [illegible] کے خزانے اور [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] ہیں
ہندوستانی [illegible] ہیں۔ [illegible]

ہونے کے [illegible] ہو کی [illegible] دہی [illegible]
[illegible] ہونے کا [illegible] ہو اس [illegible] مطلب
[illegible] ہیں۔ آپ انھیں
ہندوستانی ہونے کے حقوق سے محروم نہیں کر سکتے۔
[illegible] سے ان کا [illegible] کر سکتے ہیں
ایسی صورت میں [illegible] سلسلہ [illegible]
[illegible] مشق ہو گی [illegible]
اور [illegible] کی [illegible] ایک [illegible]
[illegible] کرے گی۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ اپنے پاؤں کی بیڑیاں نہ
[illegible] فرض رکھے مگر [illegible] بیڑیاں [illegible]
[illegible] ہو [illegible]
[illegible] جانے پر [illegible]
[illegible] دیکھ کر [illegible] سے

[illegible] کنج قفس [illegible] گر
کوئی سبب [illegible] دشمنوں نے [illegible]
کا [illegible] قیامت ہے [illegible] اور [illegible]
[illegible] بہ ہو جائے سے
[illegible] دیکھ کے [illegible] ہے
[illegible]

ایک [illegible] بات میں [illegible]
[illegible] گرم رہا سکے [illegible] اپنے [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] کام کرے [illegible] بھائی
[illegible] آخر [illegible] گئے۔
[illegible] کو آئی ہے [illegible] جاؤ [illegible]
[illegible]
خدا کرے جو بات [illegible] جواہر لال کا ساتھ چھوڑ کے
[illegible] کہیں [illegible]
[illegible] دیکھ لیں گے [illegible]
[illegible] ہو جائیں گے۔

[illegible] ۲۹ مبارک اور سال [illegible]

۳ [illegible] والسلام

ضعیفی دور کرنے کی تدبیر

بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جنہیں ... [illegible] ... ضعیفی دور کرنے کی تدابیر ... [illegible] ... ہر شخص دیکھ رہا ہے کہ اعضا کی کمزوری ... [illegible] ... دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہے گا۔ اعضا کو کس طرح ... [illegible] ... اس کے واسطے کتاب جس میں ... [illegible] ... کسی اُستاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں یہ کتاب ... [illegible] ... کے واسطے مفید ہے ... [illegible] ... معالج کر کے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اس کتاب کی ... [illegible] ... قیمت صرف ایک روپیہ ... [illegible] ... اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکسینہ اینڈ کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب سے

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

اسی طرح ... [illegible] ... ضعف ... [illegible] ... خرابی ... [illegible] ... قیمت فی شیشی ایک روپیہ ... [illegible]

المشتہر ... [illegible] ... ایجنٹ ... [illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) ... [illegible]

(۲) ... [illegible]

(۳) ... [illegible]

(۴) ... [illegible] ... ایجنٹ صاحب کو دیا جائیگا۔

(۵) ... [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

اگر آپ ... [illegible] ... طبیبوں کے ... [illegible] ... اور اس عالم ... [illegible] ... صحت حاصل کرنا ... [illegible] ... اگر آپ لکھنؤ کے ... [illegible] ... فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ... [illegible] ... کی فہرست ... [illegible] ... مفت ... [illegible]

تا استحکام صحت ... [illegible]

المشتہر

منیجر دواخانہ ... [illegible] ... لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۲۸ء ۲۹ء

(۱) اُردو کو زندہ ... [illegible] ... اخلاقی مضامین ... [illegible] ... قیمت فی جلد ... [illegible]

(۲) ... [illegible] ... دسمبر ۱۹۲۸ء ... [illegible] ... موجود ہیں قیمت ... [illegible]

(۳) جلد ... [illegible] ... مضامین کے شائقین کو جلد طلب فرمانا چاہیئے قیمت ... علاوہ محصول۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید ... [illegible] ... لکھنوی کا منظوم ... [illegible] ... عجیب دلچسپ نظم ہے ... [illegible] ... اور شاعری کی ... [illegible] ... فائدہ اٹھائیے قیمت ... [illegible] ... آدم ... [illegible] ... ہے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

لیجئے

وہ بے نظیر کتاب جس ... [illegible] ... ایک گرامو فون کی طرح ... [illegible] ... کا اندازہ ... [illegible]

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔

اس کے حصہ اول ... [illegible] ... جانتے ہیں کہ ... [illegible] ... یہ کتاب ... [illegible] ... حصہ دوم میں مصنف نے ... [illegible]

کو

علم موسیقی بنا یا ہے

لیجئے

... [illegible] ... کتاب ... [illegible]

استاد محمد علی خان

... [illegible] ... اس کتاب ... [illegible] ... کتاب ... [illegible] ... بطور ... [illegible] ... ہیں۔ ... [illegible] ... کتاب ... [illegible] ... موجود ہے۔

اصل قیمت علاوہ محصول ... [illegible] ... لیکن جو صاحب ... [illegible] ... قیمت ... [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اُردو زبان کی ہر قسم کی کتابیں اس پتہ سے طلب کیجئے منیجر جن سید بکسیلر پاٹانالہ لکھنؤ